اے ایس-257-2007

5 نومبر 2007ء

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی جانب سے جاری کیا گیا بیان

پاکستان: اے ایچ آر سی اپیل کرتا ہے کہ بین الاقوامی برادری ٹھوس موقف اختیار کرے اور ظاہر کرے کہ وہ پاکستان میں جمہوریت اور انسانی حقوق کی حمایت کرتی ہے

فوجی حکومت کی جانب سے 3 نومبر 2007ء کو نافذ کی گئی ایمرجنسی ایک ایسے مارشل لا سے کم نہیں ہے جس پر ایک باریک پردہ پڑا ہوا ہے۔ پاکستان کی 60 سالہ تاریخ میں یہ پانچواں موقع ہے کہ ملک میں مارشل لا نافذ کیا گیا۔ جنرل مشرف حکومت کی جانب سے ایمرجنسی کے اعلان کے فوری بعد اپوزیشن کے رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاریاں شروع کردی گئیں۔ اعلیٰ عدالتوں کے تقریباً 60 ججوں کو ان کے گھروں میں نظر بند کردیا گیا، ان کی ٹیلیفون لائنیں کاٹ دی گئیں اور پولیس فورس کی بھاری نفری نے ان کے گھروں کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ ان میں سپریم کورٹ کے 14 اور چاروں صوبوں کی ہائی کورٹوں کے 46 جج صاحبان شامل ہیں۔ چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر افتخار چوہدری کو فوج کے عناصر سپریم کورٹ سے زبردستی ایک ہیلی کاپٹر میں لے گئے۔

عبوری آئینی حکم (پی سی او) کے ذریعے جس نے آئین پاکستان کی جگہ لے لی گئی بنیادی حقوق کو معطل کردیا گیا ہے جن میں شخصی تحفظ سے متعلق آرٹیکل 9 بھی شامل ہے۔ آرٹیکل 10 کی معطلی کے بعد حکومت کسی بھی شخص کو الزام عائد کئے بغیر گرفتار کرسکتی ہے اور اسے غیر معینہ مدت تک حراست میں رکھا جاسکتا ہے۔ آرٹیکل 15، 16، 17، 19 اور 25 بھی معطل کئے گئے ہیں جن کا تعلق نقل وحرکت کی آزادی، اجتماع کی آزادی، آزادی تقریر اور شہریوں کی مساوی حیثیت سے ہے۔ پریس پر انتہائی سخت سنسر شپ عائد کردی گئی ہے اور ایسے ججوں کے بارے میں جنہوں نے پی سی او کے تحت نیا حلف اٹھایا تصاویر، خبروں اور کارٹون کی اشاعت کے بارے میں ہدایات دی جارہی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آئین کی اسلامی شقوں کو برقرار رکھا گیا ہے کیونکہ ایمرجنسی کے اعلان کا ایک بڑا سبب اسلامی انتہاپسندوں کی جانب سے پرتشدد کارروائیاں بتایا جارہا ہے۔

کراچی اور اسلام آباد میں دو ایف ایم ریڈیو اسٹیشنوں کی نشریات تاحکم ثانی معطل کردی گئی ہے جبکہ ان کے نشریاتی آلات ضبط کرلئے گئے ہیں۔ تین ٹیلیویژن چینلوں پر پولیس کی جانب سے حملہ کیا گیا اور ملتان شہر میں پولیس نے ایک ٹیلیویژن چینل کی نشریات بند کروادی ہیں۔ ایمرجنسی پر عملدرآمد کے بعد تمام نجی چینل بشمول ریڈیو اور ٹیلیویژن بند کردیئے گئے ہیں تاہم حکومت بیرون ملک ان کی نشریات نہیں روک سکی۔

معطل چیف جسٹس کی بحالی کیلئے تحریک کی قیادت کرنے والے سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر کو 40 دیگر وکلاء کے ہمراہ

گرفتار کرلیا گیا ہے۔مزید یہ کہ انسانی حقوق کمیشن پاکستان کی چیئر پرسن اور مختلف سیاسی جماعتوں کے تقریباً 15 سیاسی رہنما بھی نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔وکلاء، انسانی حقوق کی تنظیموں اور سیاسی جماعتوں کے خلاف بڑے پیانے پر کارروائی جاری ہے۔انسانی حقوق کے 70 کارکنوں کو جن میں 30 خواتین بھی شامل ہیں لاہور میں انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان کے دفتر سے اس وقت گرفتار کرلیا گیا جب وہ اس بات کا فیصلہ کرنے کیلئے ایک اجلاس میں شریک تھے کہ ایمر جنسی پر کس طرح کا رد عمل ظاہر کیا جائے۔اسلام آباد میں ایک پرامن مظاہرے کے 30 شرکاء پر لاٹھی چارج کیا گیا اور ان کی پٹائی کی گئی۔

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن سمجھتا ہے کہ ایمر جنسی کا نفاذ اس بات کی علامت کے سوا کچھ نہیں کہ جنرل مشرف کی حکومت جسے آٹھ سال سے زائد مکمل اختیارات حاصل تھے ملک کو چلانے میں مکمل طور پر نا کام رہی۔ایمر جنسی کا نفاذ درحقیقت جنرل مشرف کی جانب سے خود اپنی حکومت کے خلاف مارشل نافذ کرنے کے مترادف ہے جس کا مقصد امن وامان برقرار رکھنے میں ان کی حکومت کی ناکامیوں پر پردہ ڈالنا ہے۔یہ عدلیہ اور آئین پر فوجی آمریت کی طاقت کے مظاہرے کی کھلی علامت ہے۔ایمر جنسی کا نفاذ اس عدالتی فیصلے کو روکنا ہے جس کے تحت امکان تھا کہ ایک حاضر سروس جنرل کو صدارتی انتخاب لڑنے کیلئے نااہل قرار دیدیا جاتا۔

اے ایچ آر سی سپریم کورٹ کے ان 11 ججوں کو سلام پیش کرتا ہے جنہوں نے ایمر جنسی کے نفاذ کو مسترد کرتے ہوئے اسے غیر آئینی، غیر قانونی اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے منافی قرار دیا۔اے ایچ آر سی مختلف صوبوں کی ہائی کورٹوں کے ان 46 ججوں کو بھی سلام پیش کرتا ہے جنہوں نے پی سی او کے تحت نیا حلف اٹھانے سے انکار کردیا۔

اے ایچ آر سی مشرف حکومت کے ماورائے آئین اقدامات کو مسترد کرتا ہے اور ایمر جنسی کی آڑ میں مارشل لا کے نفاذ کو غیر قانونی اور غیر آئینی قرار دیتا ہے۔اے ایچ آر سی مطالبہ کرتا ہے کہ ایمر جنسی ختم کی جائے، تمام گرفتار شدگان کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔آئین اور عدلیہ کو بحال کیا جائے۔مجوزہ عام انتخابات جو جنوری میں ہونے والے تھے کسی رکاوٹ کے بغیر قومی اتفاق رائے کی حکومت کی نگرانی میں کرائے جائیں۔اب وقت ہے کہ پاکستانی شہری بھی اس بات کا عملی مظاہرہ کریں کہ وہ آمریت کے تحت زندگی نہیں گزارنا چاہتے۔

اے ایچ آر سی بین الاقوامی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایک ٹھوس موقف اختیار کرے اور ظاہر کرے کہ وہ پاکستان میں جمہوریت کی حمایت کرتی ہے۔

###

اے ایچ آر سی کے بارے میں: ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کے مسائل پر نظر رکھتا اور رائے عامہ ہموار کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔یہ گروپ جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔